باب۔۸۶

توحید

[شَهِدَ اللَّـهُ أَنَّهُ لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ
لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ،(آل عمران:۱۸)]

[وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللَّـهُ إِلَـٰهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ،(النساء:۱۷۱)]

حدیث۶۸۸۹: جب آنحضرتؐ نے معاذؓ کو یمن کی طرف (امیر بنا کر) روانہ کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اس قوم کے پاس جاتے ہو جو اہل کتاب ہے، اس لیے سب سے پہلی چیز جس کی طرف تم انھیں بلاؤ وہ یہ ہے کہ اللہ کو ایک سمجھیں۔ جب وہ اس کو مان لیں تو ان کو بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز کو عملاً شروع کر دیں تب انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور فقراء میں تقسیم کی جائے گی۔ جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکاۃ لو، مگر ان کے مالوں سے پرہیز کرو۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۰۲۵)۔

حدیث۶۸۹۰: فرمان رسولؐ ہے کہ اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کا کسی چیز کو شریک نہ بنائے۔ اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ اللہ اُن کو عذاب نہ دے۔ راوی: معاذ بن جبلؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۰۸۵)۔

حدیث۶۸۹۱: ارشادِ نبویؐ ہے کہ "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک سورۃ الاخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے"۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۲۱۵)۔

حدیث۶۸۹۲: آنحضرتؐ نے ایک صحابیؓ کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا۔ جب بھی وہ نماز پڑھاتے تو قُلْ هُوَ اللَّـهُ أَحَدٌ (کی سورۃ) پر ختم کرتے۔ لوگ واپس ہوئے تو یہ بات حضورؐ سے بیان کی تو فرمایا، ان سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا، چوں کہ اس میں رحمٰن کی صفت بیان کی گئی ہے اس لیے مجھے پسند ہے کہ پڑھوں۔ نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ "اسے خبر دے دو کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۸۹۳: آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ "اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم نہیں کرتا جو دوسروں پر رحم نہ کرے"۔ راوی: جریر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۶۸۹۴: (نبی مکرمؐ کی صاحبزادی نے اپنے قریب المرگ بچے کے سلسلے میں حضورؐ کو پیغام بھجوایا اور کہا کہ تشریف لائیے۔ حضورؐ نے فرمایا، اللہ ہی کے لیے ہے جو وہ لے اور جو دے اور ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔ لہٰذا صبر کرے اور اسے ثواب سمجھے۔ پھر صاحبزادی نے قسم دی اور اصرار کیا کہ فوری تشریف لائیے۔ تو آپؐ وہاں پہنچے۔ دیکھا کہ بچے کی سانس اکھڑ رہی ہے۔ بے اختیار آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اس پر سعدؓ نے پوچھا، اے اللہ کے رسولؐ! یہ کیا۔۔؟ فرمایا، یہ اللہ کی رحمت ہے۔ اور اللہ ہی اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۲۷۹۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

حدیث ۶۸۹۵: نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں ہے۔ لوگ کسی کو اس کی اولاد ہونے کا دعویٰ بھی کر دیتے ہیں (یعنی خدا کا بیٹا کہتے ہیں)، لیکن وہ انھیں بھی عافیت دیتا ہے اور رزق عطا کرتا ہے۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۶۸۹۶: حضورؐ کا ارشاد ہے کہ غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جن کو بجز خدا کے اور کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے رحم میں کیا ہے؟ کل کیا ہونے والا ہے؟ بارش کب ہوگی؟ کوئی شخص کس زمین میں مرے گا؟ اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی؟ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۲۸۸)۔

حدیث ۶۸۹۷: آنحضورؐ کا یہ فرمانا ہے کہ تم میں سے اگر کوئی شخص یہ بیان کرے کہ محمدؐ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اللہ فرماتا ہے، لَّا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ، یعنی نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں (الانعام: ۱۰۳)۔ اور جو شخص تم سے یہ کہے کہ آپؐ غیب جانتے ہیں تو وہ جھوٹا ہے۔ اللہ فرماتا ہے، وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ، یعنی اور غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں، اُس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا (الانعام: ۵۹)۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۶۸۹۸: ہم نبی مکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے تھے، اللہ پر سلام ہو۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے [السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ (الحشر: ۲۳)] ۔ لہٰذا (قعدہ میں بیٹھو تو) اس طرح سے کہو، التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله۔ راوی: عبد اللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۹۱)۔

Siddiqui Publications

حدیث۶۸۹۹: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا، اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔۔۔؟ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۶۹۰۰: ارشادِ نبیؐ ہے کہ "میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں۔ تُو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام جن وانس مر جائیں گے لیکن تجھ پر موت نہیں آئے گی"۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۶۹۰۱: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ لوگ جہنم میں ڈالے جارہے ہوں گے، اور جہنم کہتی جائے گی کہ کیا اور کچھ باقی ہے؟ یہاں تک کہ رب العالمین اس میں اپنا پاؤں رکھ دیں گے۔ تو اس کے بعض بعض سے مل کر سمٹ جائیں گے۔ پھر وہ کہے گی، بس بس، تیری عزت اور بزرگی کی قسم! یوں جنت میں کچھ جگہ باقی بچ جائے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا اور ان کو جنت کی بچی ہوئی جگہ میں ٹھہرائے گا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۶۹۰۲: نبی معظمؐ رات کو یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اللهم لك الحمد أنت رب السموات والأرض لك الحمد أنت قيم السموات والأرض ومن فيهن لك الحمد أنت نور السموات والأرض قولك الحق ووعدك الحق ولقاؤك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لك أسلمت وبك آمنت وعليك توكلت وإليك أنبت وبك خاصمت وإليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت وما أخرت وأسررت وأعلنت أنت إلهي لا إله لي غيرك۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۰۵۳)۔

حدیث۶۹۰۳: آنحضرتؐ کے ساتھ سفر میں ہوتے اور جب بلندی پر چڑھتے تو ہم زور شور سے تکبیر پڑھتے۔ حضورؐ فرماتے، اپنے اوپر نرمی کرو، تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو نہیں پکارتے ہو بلکہ تم سننے اور دیکھنے والے سے مخاطب ہوتے ہو۔ عبد اللہ بن قیسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا، کہہ لا حول ولا قوة إلا بالله، اس لیے کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۹۰۸ اور حدیث ۵۹۷۲)۔

حدیث۶۹۰۴: حضرت ابو بکرؓ نے نبی مکرمؐ سے عرض کیا کہ مجھے دعا بتلا دیجئے جو میں نماز میں پڑھا کروں۔ حضورؐ نے فرمایا، اللهم إني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب إلا أنت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني إنك أنت الغفور الرحيم۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۹۱۷)۔

حدیث۶۹۰۵: رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھ سے پکار کر کہا کہ اللہ نے تمھاری قوم کی بات سن لی اور جو انھوں نے تم کو جواب دیا وہ بھی سن لیا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۹۹۶ اور حدیث ۳۰۱۰)۔

حدیث۶۹۰۶: آنحضرتؐ نے اپنے صحابہؓ کو استخارہ کرنے کی تعلیم بھی دی۔ آپؐ نے فرمایا کہ، جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارداہ کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے۔ پھر کہے، اے اللہ! میں تیرے علم کے طفیل اس کام میں خیریت چاہتا ہوں اور تجھ سے قدرت چاہتا ہوں۔ تیری قدرت کے طفیل تیرا افضل چاہتا ہوں۔ تو ہی قدرت رکھتا ہے، مجھ کو قدرت نہیں۔ تو ہی علم رکھتا ہے، مجھ کو علم نہیں۔ تو ہی غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! تو ہی جانتا ہے کہ یہ کام (اپنے کام کا نام لیں) میرے لیے ابھی یا آئندہ کے لیے بہتر ہے۔ اگر بہتر ہے تو اس کو میرا مقدر کر دے۔ اس میں آسانی دے دے اور اس میں برکت عطا فرما۔ اور اگر یہ میرے لیے نامناسب ہے تو اس کو مجھ سے دور کر دے۔ راوی: جابر بن عبد اللہ سلمیؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۹۷۰)۔

حدیث۶۹۰۷: آنحضرتؐ اکثر اس طرح قسم کھایا کرتے۔ فرماتے، يحلف لا ومقلب القلوب، یعنی قسم ہے اس کی جو دلوں کو پھیرنے والا ہے۔ راوی: عبد اللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۲۰۱)۔

حدیث۶۹۰۸: رسول اکرمؐ نے فرمایا، " اللہ تعالیٰ کے نناوے (۹۹) نام ہیں۔ جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوا"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۶۹۰۹: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو اس کو چاہیے کہ اپنے کپڑے کے سرے سے اسے تین بار جھاڑے اور کہے، باسمك رب وضعت جنبي وبك أرفعه إن أمسكت نفسي فاغفر لها وإن أرسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين یعنی اے رب! میں تیرے نام کے ساتھ اس پر اپنی کروٹ رکھتا ہوں۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کی مغفرت کر دے۔ اور اگر اسے بھیج دے تو اس کی حفاظت فرما۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۹۱۱)۔

حدیث ۶۹۱۰، ۶۹۱۱: آنخضورؐ جب بستر پر جاتے تو فرماتے اللهم باسمك أحيا وأموت اور جب صبح ہوتی تو فرماتے الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور۔ راویان: حذیفہؓ اور ابوذرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۹۰۳)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۹۱۲: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو کہے، بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا۔ اگر اس سے مقدر میں کوئی اولاد ہوئی تو شیطان اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۹۷۶)۔

حدیث ۶۹۱۳: میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ میں سکھائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑتا ہوں، اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا، جب تم سکھائے ہوئے کتے کو چھوڑو تو اللہ کا نام لے کر چھوڑو۔ اگر ان کتوں نے شکار کو نہیں کھایا ہے تو تم کھالو۔ اس کے علاوہ فرمایا، جب تم تیر کو پھینک کر مارو اور وہ اس کے جسم کو پھاڑ ڈالے تو کھاؤ۔ راوی: عدی بن حاتمؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۵ اور حدیث ۵۱۰۳ تا ۵۱۰۵)۔

حدیث ۶۹۱۴: لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ وہ جو ابھی نو مسلم ہیں وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا یقین نہیں ہوتا کہ وہ اس پر اللہ کا نام لیتے ہیں۔ حضورؐ نے کہا، تم اللہ کا نام لے لو اور پھر کھاؤ۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (حدیث ۵۱۳۴)۔

حدیث ۶۹۱۵: نبی مکرمؐ نے دو مینڈھے قربان کئے جن پر آپؐ نے بسم الله، الله اكبر کہا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۹۱۶: آنحضرتؐ نے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی۔ پھر خطبہ پڑھا۔ اور فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہے وہ دوسرا جانور ذبح کرے۔ اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔ راوی: جندبؓ۔ (دیکھیں حدیث ۹۱۶)۔

حدیث ۶۹۱۷: رسول مکرمؐ کا فرمان ہے کہ اپنے والد کی قسم نہ کھاؤ۔ جس کو قسم کھانی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۶۹۱۸: حضورؐ نے صحابہؓ کو کسی مہم پر بھیجا۔ ان میں خبیب انصاریؓ بھی تھے۔ وہ دشمن کے ہاتھ آگئے اور پھر ابن حارثہ نے انھیں قتل کر ڈالا۔ اس موقع پر خبیبؓ نے یہ اشعار پڑھے۔

ولست أبالي حين أقتل مسلما   على أي شق كان لله مصرعي

وذلك في ذات الإله وإن يشأ   يبارك على أوصال شلو ممزع

(ترجمہ: اور جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں، تو مجھے پرواہ نہیں کہ اللہ کے لیے میرا کس کروٹ گرنا ہوگا، اور میرا یہ مرنا اللہ کی ذات کے لیے ہے اور اگر وہ چاہے، تو ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے جوڑوں پر برکت نازل کرے گا)۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۸۳۸ اور حدیث ۳۷۱۵)۔

حدیث ۶۹۱۹: ارشادِ رسولؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔ اسی لیے اُس نے بے حیائی کی باتوں کو حرام کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی تعریف پسند نہیں کرتا۔ راوی: عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۲۹۵)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۹۲۰: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں لکھا۔ وہ اپنی ذات کے متعلق لکھتا ہے جو اس کے پاس رکھی ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ "میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ [وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، اور میری رحمت میں وسعت ہے، ہر چیز کی گنجائش ہے، (الاعراف: ۱۵۶)]۔

حدیث ۶۹۲۱: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ میرے متعلق جو وہ اپنے دل میں رکھتا ہے، میں اس کے ساتھ ہوں۔۔۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اپنے دل میں اس کو یاد کرتا ہوں۔۔۔ اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے جماعت میں یاد کرتا ہوں۔۔۔ اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں بھی اس سے اتنا ہی قریب ہوتا ہوں۔۔۔ اگر وہ ایک گز قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر قریب ہو جاتا ہوں۔۔۔ اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۹۲۲: جب سورۃ الانعام کی آیت ۶۵ اتری، قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ یعنی آپؐ کہہ دیجیے کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمھارے اوپر سے عذاب بھیجے، تو نبی مکرمؐ نے فرمایا، أعوذ بوجهك، یعنی میں تیرے چہرے کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ، یعنی یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا، أعوذ بوجهك، یعنی میں تیرے چہرے کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا، یعنی یا تم کو فرقہ بندی میں مبتلا کر دے۔ تو حضورؐ نے فرمایا، یہ آسان ہے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۶۲۸)۔

حدیث ۶۹۲۳، ۶۹۲۴: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ اللہ نے جو بھی نبی بھیجے ان سب نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے۔ اور میں بھی تمھیں اس سے ڈراتا ہوں۔ اور میں تمھیں بتاتا ہوں کہ وہ کانا ہو گا۔ راویان: عبد اللہؓ اور انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۶۶۱)۔

حدیث ۶۹۲۵: (عزل کے مسئلہ پر آنحضورؐ کا ارشاد): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۰۹۰ اور حدیث ۲۳۷۵۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۶۹۲۶: (یہ ایک طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ) :
حضورؐ کا فرمانا ہے کہ قیامت کے دن مومن سفارش کے متلاشی ہوں گے۔ چناں چہ یہ سب سے پہلے آدمؑ کے پاس جائیں گے، پھر وہ نوحؑ کے پاس اور پھر ابراھیمؑ خلیل اللہ کے پاس جائیں گے۔ اس کے بعد وہ سب موسیٰؑ کلیم اللہ کے پاس جائیں گے۔ وہاں سے وہ عیسیٰؑ روح اللہ سے ملیں گے۔ عیسیٰؑ، ان سب کو یہ کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں گے کہ "اللہ نے انھیں پہلے ہی سے مکمل بخشش عطا کر رکھی ہے"۔ چناں چہ آخر میں سب لوگ نبی معظمؐ کے پاس پہنچیں گے۔ آنحضرتؐ سب کو لے کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت چاہیں گے۔ اجازت ملنے پر حضورؐ سجدے میں گر پڑیں گے۔ اللہ فرمائے گا شفاعت کرو، تمھاری سفارش قبول کی جائے گی۔ آنحضرتؐ کی شفاعت سے لوگ گروہ در گروہ بہشت میں داخل ہوتے جائیں گے۔ آخر میں آپؐ فرمائیں گے کہ اب تو وہ ہی رہ گئے ہیں جن کو قرآن نے منع کیا ہے، وہ ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہنے والے ہیں۔ آخر میں حضورؐ کا ارشاد ہوا کہ دوزخ سے وہ شخص نکال لیا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور جس کے دل میں گیہوں کے دانے برابر بھی ایمان ہو گا۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۱۱۲، حدیث ۴۱۴۱، حدیث ۷۳۴۳ اور حدیث ۶۱۴۷)۔

حدیث ۶۹۲۷: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ اس کو رات اور دن کی بخشش بھی کم نہیں کرتی۔ فرمایا کہ، تم لوگوں نے دیکھا کہ جب سے آسمانوں اور زمین کو اللہ نے پیدا کیا، کس قدر خرچ کیا ہے! اور جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اور فرمایا کہ، اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے۔ کسی کے لیے اس کو جھکا دیتا ہے اور کسی کے لیے اونچی کر دیتا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۹۲۸ تا ۶۹۳۰: ایک یہودی آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمین کو ایک انگلی پر اٹھائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا "میں بادشاہ ہوں"۔ رسول معظمؐ ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک کھل گئے۔ اور پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی، وَمَا قَدَرُوا اللّٰـهَ حَقَّ قَدْرِهِ، یعنی اللہ کا قدر اس طرح نہ کیا جیسے کہ اس کا حق ہے، (الانعام: ۹۱)۔ راویان: ابن عمرؓ اور عبد اللہؓ۔

حدیث ۶۹۳۱: میں نے کسی سے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھ لوں تو میں اسے سیدھی تلوار سے مار دوں۔ اس نے نبی مکرمؐ کو اس بات کی خبر پہنچائی۔ تو حضورؐ نے اس

سے کہا، "تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو۔ خدا کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ تو سب سے زیادہ غیرت مند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے بے حیائی کی ظاہری اور پوشیدہ باتوں کو حرام کر دیا ہے۔۔۔ اور معذرت چاہنا یا توبہ کرنا، اللہ سے زیادہ کسی کو بھی محبوب نہیں ہے۔ اس نے اسی بنا پر خوشخبری سنانے والوں اور ڈرانے والوں کو بھیجا ہے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی تعریف پسند نہیں کرتا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے"۔ راوی: سعد بن عبادہؓ۔

حدیث ۶۹۳۲: آنحضورؐ نے کسی سے پوچھا کہ کیا تیرے پاس قرآن میں سے کچھ یاد ہے؟ اس نے کہا، جی ہاں، فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۶۹۳۳: میں آنحضرتؐ کے پاس بیٹھا تھا کہ بنو تمیم کے کچھ لوگ آئے۔ حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ اے بنی تمیم! خوشخبری قبول کرو۔ ان لوگوں نے کہا کہ آپؐ نے ہمیں خوشخبری دی ہے تو کچھ عطا بھی کیجیے۔۔۔ پھر یمن کے لوگ پہنچے۔ حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ اے اہل یمن! خوشخبری قبول کرو، اس لیے کہ بنو تمیم کے لوگوں نے قبول نہیں کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے قبول کیا۔ ہم آپؐ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ آپؐ سے اس دنیا کی ابتدا کے بارے میں معلوم کریں۔ نبی معظمؐ نے فرمایا، "اللہ تھا اور اس سے پہلے کوئی خبر نہ تھی۔ اُس کا عرش پانی پر تھا۔ اُس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں سب چیزیں لکھ دیں"۔۔۔ ایسے میں ایک شخص آیا اور مجھ سے کہا کہ عمران! تُو اپنی اونٹنی کی خبر لے۔ لیکن مجھے یہ پسند تھا کہ اونٹنی جاتی ہے تو جائے لیکن میں آنحضرتؐ کے پاس سے نہ ہٹوں۔ راوی: عمران بن حصینؓ۔

حدیث ۶۹۳۴: (حضورؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ جو کچھ اُس کے ہاتھ میں ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اُس کا عرش پانی پر تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو یعنی فیض ہے۔ وہ کسی کے لیے اسے جھکا دیتا ہے اور کسی کے لیے اونچی کر دیتا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۹۲۷۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۹۳۵، ۶۹۳۶: زید بن حارثؓ اپنی بیوی کی شکایت لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے تو آپؐ نے فرمایا "اللہ سے ڈر اور اسے اپنے پاس رہنے دے"۔ حضرت زینبؓ نبی مکرمؐ کی تمام ازواج پر فخر کرتی تھیں لیکن اپنے لیے کہتیں کہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان پر کیا ہے۔ (اس لیے کہ) قرآن کی آیت، وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ

عَلَيْكَ زَوْجَكَ ۔۔۔ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللَّـهِ مَفْعُولًا،(الاحزاب:۳۷)، زینب بنت جحشؓ اور زید بن حارثؓ کے حق میں نازل ہوئی۔ آنحضورؐ نے زینبؓ سے نکاح کے دن گوشت اور روٹی ولیمہ میں کھلائی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۴۷)۔

حدیث ۶۹۳۷: ارشادِ نبیؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۹۲۰)۔

حدیث ۶۹۳۸: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز پڑھی اور روزہ رکھا تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کردے۔ نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کر رکھے ہیں۔ ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ جب تم اللہ سے مانگو تو "فردوس" مانگو کہ یہ جنت کا درمیانی درجہ ہے، اور بلند درجہ ہے۔ اس کے اوپر عرشِ خداوندی ہے۔ اور اس سے جنت کی نہریں پھوٹ کر نکلتی ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۹۳۹: میں مسجد میں رسول مکرمؐ کے پاس بیٹھا تھا۔ جب سورج ڈوبا تو فرمایا، "ابوذر! کیا تم جانتے ہو یہ کہاں جاتا ہے"؟ عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جاننے والے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا، وہ جاتا ہے اور سجدے کی اجازت چاہتا ہے تو اسے سجدے کی اجازت دی جاتی ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی، وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا، یعنی اور سورج اپنی مقررہ منزل کے لیے چلتا رہتا ہے (یٰس:۳۸)۔ راوی: ابوذرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۸۰۲، ۴۸۰۳)۔

حدیث ۶۹۴۰: حضرت ابو بکرؓ نے مجھے بلایا اور قرآن کی تدوین کی ذمہ داری دی۔ میں کام کرنے لگا، حتیٰ کہ مجھے سب سے آخر میں سورۃ التوبہ کی آخری دو آیات لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ ۔۔۔ ۔۔۔ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، ابو خزیمہ انصاریؓ کے پاس سے ملیں۔ راوی: زید بن ثابتؓ۔

حدیث ۶۹۴۱: آنحضرتؐ مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھتے۔ لا إله إلا الله العظيم الحليم لا إله إلا الله رب السموات والأرض ورب العرش الكريم، یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جاننے والا بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۹۳۵، ۵۹۳۶)۔

حدیث ۶۹۴۲: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ سب لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، تو دیکھوں گا کہ موسیٰؑ عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۱۶۸)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۹۴۳: ارشادِ نبویؐ ہے کہ رات اور دن کے فرشتے تمھارے پاس یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور عصر اور فجر کی نمازوں میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ جن فرشتوں نے یہاں رات گزاری وہ اوپر چلے جاتے ہیں۔ اللہ، جو سب کچھ جانتا ہے، ان سے سوال کرتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں نماز کی حالت میں چھوڑا، اور جب گئے تھے اس وقت بھی وہ نماز میں تھے، (دیکھیں حدیث ۵۲۶)۔۔۔ آنحضرتؐ کا یہ بھی فرمانا ہے کہ جس نے پاک کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کیا، اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ خیرات پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ اور فرمایا کہ صدقہ صرف پاک کمائی کی چیزوں کا ہوتا ہے، (دیکھیں حدیث ۱۳۲۵)۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۹۴۴: (تکلیف یا مصیبت کے وقت پڑھی جانے والی مسنون دعا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۹۳۵، ۵۹۳۶ اور حدیث ۶۹۴۱۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۹۴۵: آنحضرتؐ کی خدمت میں تھوڑا سا سونا بھیجا گیا۔ آپؐ نے اسے اہل نجد کے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ اس پر قریش اور انصار کے لوگوں نے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ آپؐ اہل نجد کے لوگوں کو تو دے دیتے ہیں اور ہم کو چھوڑ دیتے ہیں۔ حضورؐ نے جواباً فرمایا کہ میں ان کی تالیفِ قلوب کرتا ہوں۔۔۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ "اے محمدؐ! اللہ سے ڈرو"۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب میں ہی اللہ کی اطاعت نہیں کروں گا تو پھر اور کون کرے گا؟ اللہ نے مجھے امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟۔۔۔ خالد بن ولیدؓ نے اس شخص کے قتل کی اجازت چاہی لیکن حضورؐ نے منع فرمایا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور قرآن ان کی حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر سے شکار نکل جاتا ہے۔ وہ لوگ مسلمانوں ہی کا قتل کریں گے۔ اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو ان کو قوم عاد کی طرح قتل کر دوں گا۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۱۱۵)۔

حدیث ۶۹۴۶: آنحضرتؐ سے آیت، وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا کے متعلق دریافت کیا تو حضورؐ نے فرمایا، اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔ راوی: ابوذرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۶۳، ۴۴۶۴ اور حدیث ۶۹۳۹)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۹۴۷تا ۶۹۴۹: رسول اکرمؐ جب چاند کو دیکھتے تو فرماتے کہ عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے، اس طرح جیسے اس وقت تم اس چاند کو دیکھتے ہو اور اس کے دیکھنے سے تمھیں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ پس اگر تم کسی چیز سے مغلوب نہ کیے جا سکو تو طلوع آفتاب سے پہلے (فجر کی) نماز اور غروب آفتاب سے پہلے (عصر کی) نماز پڑھو۔ راوی: جریرؓ۔

حدیث ۶۹۵۰، ۶۹۵۱: (یہ دونوں بہت طویل احادیث ہیں اور ان کا حاصل یہ ہے کہ):

- لوگوں نے آنحضورؐ سے پوچھا کہ کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے؟ حضورؐ نے فرمایا، ہاں تم اللہ تعالیٰ کو بدر کے چاند کی طرح دیکھ سکو گے۔
- قیامت کے دن اللہ لوگوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ دنیا میں جو شخص جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے ہو جائے۔ چناں چہ سورج کی عبادت کرنے والا سورج کے پیچھے، چاند کی عبادت کرنے والا چاند کے پیچھے، اور بتوں کی عبادت کرنے والا بتوں کے پیچھے ہو جائے گا۔ اور پھر اہل کتاب ہوں گے۔
- یہود سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے، عزیر ابن اللہ کی۔ کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ کہا۔ اللہ کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد۔ پھر ان کو پانی پلایا جائے گا اور انھیں دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔
- پھر نصاریٰ سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے، مسیح ابن اللہ کی۔ کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ کہا۔ اللہ کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد۔ پھر ان کو بھی پانی پلایا جائے گا اور ان کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔
- آخر میں مسلم امت باقی رہ جائے گی جس میں منافقین بھی شامل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس میں وہ جانتے تھے۔ اور کہے گا کہ میں تمھارا پروردگار ہوں۔ وہ کہیں گے تو ہی ہمارا پروردگار ہے۔
- اس کے بعد پل صراط قائم کیا جائے گا۔ میں اور میری امت سب سے پہلے اس کے اوپر سے گذرے گی۔ اُس دن پیغمبروں کے علاوہ کوئی بات نہیں کر سکے گا۔ اور پیغمبروں کی پکار یہ ہو گی کہ "اے اللہ! محفوظ رکھ"۔
- مومن پل صراط پر تیز رفتار گھوڑے اور سواریوں کی طرح محفوظ گذر جائیں گے۔ اس پل صراط میں سعدان کے کانٹے بھی ہوں گے جو لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق

Siddiqui Publications

اچک لیں گے۔ ان میں سے بعض ہلاک ہونے والے ہوں گے اور بعض کے اعمال رائی کے برابر ہوں گے۔

- اللہ اپنے فیصلوں سے فارغ ہونے کے بعد لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دینے والوں کو جہنم سے نکالنے کے لیے فرشتوں کو حکم دے گا۔ فرشتے سجدوں کے نشانات سے انھیں پہچانیں گے۔ ان کے کوئلے جیسے جسم، ماء الحیات کے پانی سے تر و تازہ کئے جائیں گے۔ پھر اللہ انہیں جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ جنت میں داخل ہونے سے قبل ان کی آرزوئیں پوری ہو جائیں گی۔ وہ اس وقت تک داخل نہیں ہو سکیں گے جب تک کہ اللہ ان سے راضی نہ ہو جائے گا۔
- انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ حضورؐ کا فرمانا ہے کہ قیامت کے دن مومن سفارش کے متلاشی ہوں گے۔ چناں چہ یہ سب سے پہلے آدمؑ کے پاس جائیں گے، پھر وہ نوحؑ کے پاس اور پھر ابراھیمؑ خلیل اللہ کے پاس جائیں گے۔ اس کے بعد وہ سب موسیٰؑ کلیم اللہ کے پاس جائیں گے۔ وہاں سے وہ عیسیٰؑ روح اللہ سے ملیں گے۔ عیسیٰؑ، ان سب کو یہ کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں گے کہ "اللہ نے انھیں پہلے ہی سے مکمل بخشش عطا کر رکھی ہے"۔ چناں چہ آخر میں سب لوگ نبی معظمؐ کے پاس پہنچیں گے۔ آنحضرتؐ سب کو لے کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت چاہیں گے۔ اجازت ملنے پر حضورؐ سجدے میں گر پڑیں گے۔ اللہ فرمائے گا کہ شفاعت کرو، تمھاری سفارش قبول کی جائے گی۔ آنحضرتؐ کی شفاعت سے لوگ گروہ در گروہ بہشت میں داخل ہوتے جائیں گے۔ حضورؐ کے ارشاد کے مطابق دوزخ سے وہ شخص نکال لیا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور جس کے دل میں گیہوں کے دانے برابر بھی ایمان ہو گا۔ آخر میں آپؐ فرمائیں گے کہ اب تو وہی رہ گئے ہیں جن کو قرآن نے منع کیا ہے، وہ ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہنے والے ہیں۔ راویان: ابوہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث ٣١١٢، حدیث ٤١٤١، حدیث ٤٣٧٣ اور حدیث ٦١٤٧ اور حدیث ٦١٥٣)۔

حدیث ٦٩٥٢: رسول اکرمؐ نے انصار کو بلا بھیجا اور انھیں ایک خیمہ میں جمع کیا۔ پھر ان لوگوں سے فرمایا کہ "تم صبر کرو یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے ملو۔ میں حوض (کوثر) پر ہوں گا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ٦٥٩٤ تا ٦٥٩٦)۔

حدیث ۶۹۵۳: آنحضورؐ جب تہجد کی نماز پڑھتے تو یہ دعا فرماتے، اللهم ربنا لك الحمد أنت قيم السموات والأرض ولك الحمد أنت رب السموات والأرض ومن فيهن ولك الحمد أنت نور السموات والأرض ومن فيهن أنت الحق وقولك الحق ووعدك الحق ولقاؤك الحق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لك أسلمت وبك آمنت وعليك توكلت وإليك خاصمت وبك حاكمت فاغفر لي ما قدمت وما أخرت وأسررت وأعلنت وما أنت أعلم به مني لا إله إلا أنت۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۰۵۳)۔

حدیث ۶۹۵۴: رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ تمھارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی نہیں ہوگا۔ اور عنقریب تم سے تمھارا پروردگار گفتگو کرے گا اس حال میں کہ تمھارے اور پروردگار کے درمیان نہ کوئی ترجمان ہوگا اور نہ کوئی پردہ ہوگا۔ راوی: عدی بن حاتمؓ۔

حدیث ۶۹۵۵: ارشادِ نبویؐ ہے کہ دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں چاندی کی ہوں گی۔ اور دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے برتن اور وہاں کی تمام چیزیں سونے کی ہوں گی۔ اور لوگوں کے درمیان اور اس امر کے درمیان کہ وہ اپنے پروردگار کو جنت عدن میں دیکھ سکیں گے۔ اللہ کے چہرے پر چادر کبریائی (یعنی جاہ و جلال) کے سوا کوئی چیز حائل نہ ہوگی۔ راوی: عبداللہ بن قیسؓ۔

حدیث ۶۹۵۶: (فرمانِ نبیؐ ہے کہ جھوٹی قسم کھانے والے پر اللہ کا غضب ہوگا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۲۳۰۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۶۹۵۷: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے قیامت میں اللہ بات نہیں کرے گا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس پانی ہو مگر مسافر کو نہ دے۔ دوسرا وہ جس نے دنیا کی خاطر بیعت کی۔ اور تیسرا وہ جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۷۳۹)۔

حدیث ۶۹۵۸: (نبی معظمؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب میں فرمایا، ۴ ماہ حرمت والے ہیں، ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب۔ ان ماہ میں مسلمانوں کے خون اور مال کو حرام کیا گیا۔ اور فرمایا کہ دیکھو ایسا کام نہ کرنا کہ میرے بعد پھر سے کافر بن جاؤ، اور آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۰۷۹۔ راوی: ابوبکرہؓ۔

حدیث ۶۹۵۹: (آنحضرتؐ کی صاحبزادی نے اطلاع دی کہ ان کا بیٹا مرنے کے قریب ہے۔ فرمایا کہ اللہ کی چیز تھی اس نے لے لی، لہٰذا صبر کرو۔ صاحبزادی نے اصرار کیا کہ آپؐ ضرور تشریف لائیں۔ حضورؐ وہاں پہنچے تو بچہ کی سانس اکھڑ رہی تھی۔ حضورؐ کی آنکھیں بھر آئیں۔ سعدؓ نے کہا، یارسول اللہ! یہ کیا؟ فرمایا یہ مہربانی ہے جو اللہ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۲۷۹۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۹۶۰: آنحضرتؐ کا ارشاد ہوا کہ جنت اور دوزخ دونوں نے اپنے رب کے پاس جھگڑا کیا۔ جنت نے عرض کیا کہ اے پروردگار! میرے پاس وہی لوگ داخل ہوں گے جو کمزور اور غریب ہوں گے۔ اور دوزخ نے کہا کہ مجھے تو تکبر کرنے والوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے اور دوزخ سے فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے اور میں جسے چاہوں گا عذاب دوں گا۔۔۔ تم دونوں بھر دی جائیں گی۔ جنت کو اس طرح سے کہ اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ اور دوزخ کے لیے جس کو چاہے گا پیدا کرے گا اور وہ اس میں ڈال دیے جائیں گے۔ دوزخ تین بار پوچھے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ اس میں اپنا قدم ڈال دے گا تو دوزخ بھر جائے گی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۹۶۱: ارشاد رسولؐ ہے کہ کچھ لوگ گناہوں کے سبب، جو انھوں نے کیے ہوئے ہوں گے، سزا کے طور پر آگ سے جھلس جائیں گے۔ پھر اللہ اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل کر دے گا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۹۶۲: ایک یہودی نے آنحضرت کی سامنے کہا کہ اللہ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمین کو ایک انگلی پر اٹھائے گا اور فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ یہ سن کر آپؐ نے سورۃ الانعام کی یہ آیت پڑھی، وَمَا قَدَرُوا اللَّـهَ حَقَّ قَدْرِهِ): یہ مکرر حدیث ہے دیکھیں حدیث ۶۹۲۸ تا ۶۹۳۰۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۶۹۶۳: میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے گھر رہا تا کہ دیکھ سکوں کہ آنحضورؐ کی رات کی نمازوں کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ آنحضرتؐ رات کے آخری تہائی حصہ میں اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھ کر یہ آیت پڑھی کہ، إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ، یعنی بے شک آسمانوں اور زمین کی گردش میں اور شب و روز کی گردش میں عقل سلیم والوں کے لیے قدرت کی نشانیاں ہیں، (آل عمران: ۱۹۰)۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور مسواک کی۔ پھر حضورؐ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر جب حضرت بلالؓ نے اذان دی تو دو رکعت پڑھی۔ پھر باہر تشریف لائے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۸)۔

حدیث ۶۹۶۴: حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے پاس عرش پر لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۹۲۰)۔

حدیث۶۹۶۵: (رسول اکرمؐ نے فرمایا، تم میں سے ہر ایک شخص اپنی ماں کے پیٹ میں بہ طور نطفہ چالیس دن رہتا ہے۔ پھر یہ گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے اور چار چیزوں یعنی رزق، موت، بدبخت ہونے یا نیک بخت ہونے سے متعلق لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔۔۔ پس جنتی جنتیوں کے عمل کرتا ہے اور دوزخی دوزخیوں کے عمل کرتا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث۶۱۶۹۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۱۷۰)۔

حدیث۶۹۶۶: ایک بار نبی مکرمؐ نے جبرئیلؑ سے کہا کہ تمھیں کون سی بات روکتی ہے کہ تم ہمارے پاس اس سے زیادہ آیا کرو؟ تو یہ آیت نازل ہوئی، وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا، یعنی، (میرے حبیبؑ سے کہو کہ) ہم تمھارے رب کے حکم سے ہی نازل ہوتے ہیں، جو ہمارے آگے ہے اور پیچھے ہے، (مریم:۶۴)۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۳۹۲)۔

حدیث۶۹۶۷: آنحضرتؐ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہے تھے۔ وہاں یہودیوں میں سے کسی نے سوال کیا کہ روح کیا ہے؟ اسی وقت وحی نازل ہوئی، وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا، یعنی، اور لوگ آپؐ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ آپؐ کہہ دیجیے کہ روح میرے رب کا امر ہے، اور آپؐ کو بہت تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے، (الاسراء:۸۵)۔ وہ یہود ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم نے کہا نہ تھا کہ ان سے مت پوچھو۔ راوی: عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۳۸۲)۔

حدیث۶۹۶۸: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جس نے خدا کی راہ میں جہاد کیا اور اس کی راہ میں جہاد ہی کی غرض سے اور اس کے کلمات کی تصدیق کے لیے نکلا تو اللہ اس کے لیے اس بات کا ضامن ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دے۔ یا جس جگہ سے وہ نکلا ہے اس اجر یا غنیمت کے ساتھ واپس ہو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۶۰۰)۔

حدیث۶۹۶۹: ایک شخص نبی مکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کوئی آدمی غیرت و حمیت کے لیے لڑتا ہے تو کوئی شجاعت کے لیے اور کوئی دکھاوے کے لیے لڑتا ہے، ان میں سے اللہ کی راہ کون سی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ جس نے اس لیے جنگ کی کہ اللہ کا بول بالا ہو وہ اللہ کی راہ ہے۔ راوی: ابوموسیٰؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۶۱۹)۔

حدیث۶۹۷۰: ارشادِ نبیؐ ہے کہ میری امت میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ پر ہمیشہ غالب آتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ کا امر آجائے گا (یعنی قیامت آجائے گی)۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۹۷۱: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر قائم رہے گا اور ان کو جھٹلانے والے اور مخالفت کرنے والے نقصان نہیں پہنچاسکیں گے، یہاں تک کہ خدا کا حکم آجائے گا(یعنی قیامت آجائے گی)۔راوی:معاویہؓ۔

حدیث ۶۹۷۲: نبی مکرمؐ، مسیلمہ (کذاب) کے پاس کھڑے تھے۔اُس وقت وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ تھا۔حضورؐ نے فرمایا کہ اگر یہ مجھ سے ایک ٹکڑا بھی مانگے تو میں نہیں دوں گا۔تو اللہ کے حکم سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔اگر تُو(اسلام سے)منہ پھیرے گا تو اللہ تجھے ہلاک کردے گا۔راوی:ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۹۷۳: (آنحضرتؐ سے یہودیوں نے سوال کیا کہ روح کیا ہے؟ وحی نازل ہوئی، وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا): یہ مکرر حدیث ہے۔دیکھیں حدیث ۴۳۸۲ اور حدیث ۶۹۶۷۔راوی: ابن مسعودؓ۔

حدیث ۶۹۷۴: (حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جس نے خدا کی راہ میں جہاد کیا تو اللہ اس کے لیے اس بات کا ضامن ہے کہ اس کو جنت میں داخل کردے): یہ مکرر حدیث ہے۔دیکھیں حدیث ۲۶۰۰ اور حدیث ۶۹۶۸۔راوی:ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۹۷۵: ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جب تم اللہ سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ دعا کرو۔تم سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اگر تُو چاہے تو مجھے عطا کر۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کر ہی نہیں سکتا۔راوی:انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۹۷۶: (ایک روز نبی مکرمؐ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کے پاس ملنے تشریف لائے۔حضرت علیؓ سے پوچھا، کیا تم نے تہجد کی نماز پڑھی؟ تو عرض کیا، یارسول اللہ! ہم کو اللہ نے اٹھایا ہی نہیں۔اس بات کو سن کر آپؐ آیت، وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا پڑھتے ہوئے واپس لوٹ گئے): یہ مکرر حدیث ہے۔دیکھیں حدیث ۱۰۵۹ اور حدیث ۴۳۸۵)۔راوی:حضرت علیؓ۔

حدیث ۶۹۷۷: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ مومن کی مثال ایسی ہے جیسی نرم کھیتیاں، کہ جب ہوا زور سے چلتی ہے تو یہ ادھر ادھر جھک جاتی ہے، اور جب ہوا ٹھہر جاتی ہے تو یہ بھی سیدھی ہو جاتی ہے۔اسی طرح مومن بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔اور کافر کی مثال ایسی ہے جیسے صنوبر کا سیدھا اور سخت درخت، کہ خدا جب چاہتا ہے اسے جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے۔راوی:ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۹۷۸: (ارشادِ رسولؐ ہے کہ مسلمانوں کو دوسری امتوں کے مقابلے میں زیادہ عطا کیا گیا ہے۔اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ "یہ میرا فضل ہے، جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں"): یہ مکرر حدیث ہے۔دیکھیں حدیث ۵۲۸، ۵۲۹۔راوی:عبداللہ بن عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۶۹۷۹: (لوگوں سے اس بات پر رسول اللہؐ نے بیعت لی تھی کہ کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک نہ بنائیں گے، نہ چوری کریں گے، نہ زنا کریں گے اور نہ نافرمانی کریں گے): **یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۳۵۲ اور حدیث ۶۳۷۰ اور حدیث ۶۴۳۱۔** راوی: عبادہ بن صامتؓ۔

حدیث۶۹۸۰: (سلیمان علیہ السلام کے لیے آنحضرت نے فرمایا کہ انھوں نے ایک خواہش تو کی تھی لیکن اس کے لیے "انشاءاللہ" نہ کہا جس کے سبب ان کی خواہش کی تکمیل نہ ہو سکی): **یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۲۸**۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۶۹۸۱: **نبی اکرمؐ ایک اعرابی کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا کہ کوئی خوف کی بات نہیں۔ اس بیماری کے نتیجے میں تُو انشاءاللہ اپنے گناہوں سے پاک ہو گا۔ اس اعرابی نے جواباً کہا کہ "یہ تو شدید بخار ہے جو مجھے قبر تک پہنچادے گا"۔ حضورؐ نے فرمایا، تو پھر ایسے ہی ہو گا۔** راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۶۹۸۲: **ایک بار جب لوگوں کی نیند کے سبب فجر کی نماز قضا ہو گئی تھی تو رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری روحوں کو قبض کر لیا تھا اور اس نے جب چاہا واپس کر دیا۔ چناں چہ لوگ اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے، وضو کیا، یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو کر سفید ہو گیا۔ تب آپؐ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔** راوی: ابو قتادہؓ۔

حدیث۶۹۸۳: (ایک بار مسلمان اور یہودی کے درمیان تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ دونوں رسول اکرمؐ کی خدمت میں پہنچے۔ آنحضرتؐ نے سب حال سنا۔ اس کے بعد فرمایا، "مجھ کو موسیٰؑ پر فضیلت نہ دو"): **یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں** حدیث **۲۲۵۲، ۲۲۵۳**۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۱۶۸)۔

حدیث۶۹۸۴: **آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ مدینہ کی فرشتے حفاظت کر رہے ہوں گے اس لیے یہاں نہ دجال داخل ہو سکے گا اور نہ طاعون آسکے گا۔** راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۶۱، ۱۷۶۲)۔

حدیث۶۹۸۵: **رسول معظمؐ کا فرمانا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں گا۔**

راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۳۴۳ اور حدیث ۵۸۹۶)۔

حدیث۶۹۸۶: (رسول اکرمؐ کا ایک خواب، جس کی تعبیر حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ادوارِ خلافت کی پیش گوئی ہے): **یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۳۸۴ اور حدیث ۶۵۶۸ تا ۶۵۷۱**۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۹۸۷: آنحضرتؐ کے پاس جب کوئی سائل یا ضرورت مند پہنچتا تو حضورؐ فرماتے کہ تم لوگ سفارش کرو، اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر وہی جاری کرے گا جو وہ چاہے گا۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۶۹۸۸: ارشادِ نبیؐ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اے اللہ! تُو مجھے بخش دے اگر تُو چاہے، مجھ پر رحم کر اگر تُو چاہے، مجھ کو رزق دے اگر تُو چاہے، بلکہ اسے چاہیے کہ پورے عزم کے ساتھ دعا کرے۔ کیوں کہ اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، اس پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۹۷۵)۔

حدیث ۶۹۸۹: ایک مرتبہ میں نے رسول اکرمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موسیٰؑ ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کہ کیا آپ کسی ایسے آدمی کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ جاننے والا ہے؟ فرمایا، نہیں۔ آپ کے پاس وحی بھیجی گئی کہ ہمارا ایک بندہ خضرؑ ہے، (دیکھیں حدیث ۷۵)۔ پھر موسیٰؑ نے ان سے ملنے کا راستہ پوچھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مچھلی کو نشانی کر دیا، اور کہا گیا کہ جب تم مچھلی کو گم کر دو گے تو واپس ہو جاؤ، وہیں تم خضرؑ سے ملو گے۔ چناں چہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور انھیں خضرؑ مل گئے۔ پھر ان کے ساتھ وہی قصہ ہوا جو سورۃ الکھف میں بیان کیا گیا ہے، (دیکھیں حدیث ۴۳۸۶ تا ۴۳۸۸)۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۹۹۰: ایک موقع پر آنحضرتؐ کا ارشاد ہوا کہ ہم انشاءاللہ کل خیف بنی کنانہ میں اتریں گے۔ اس سے حضورؐ کا مقصد محصب کا مقام تھا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۶۹۹۱: (نبی مکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔ آنحضورؐ نے محاصرہ اٹھا کر واپسی کی خواہش ظاہر کی۔ لوگوں کو برا لگا اور کہنے لگے کہ ہم بغیر فتح کیے واپس کیوں جائیں؟ حضورؐ نے فرمایا، اچھا صبح ہو تو جا کر لڑ لینا۔ چناں چہ وہ لڑے اور زخمی ہو گئے۔ آپؐ نے پھر کہا انشاءاللہ کل ہم لوٹ چلیں گے۔ لیکن اس بار لوگوں کو یہ فرمان اچھا لگا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۰۰۶۔ راوی: عبداللہ بن عمروؓ۔

حدیث ۶۹۹۲: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جب اللہ آسمانوں میں کوئی حکم صادر فرماتا ہے تو فرشتے عاجزی سے اپنے پروں کو مارتے ہیں جن سے پتھر پر زنجیر مارنے جیسی آواز نکلتی ہے۔۔ (پھر یہ آیت پڑھی): وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، یعنی، اور اس کے پاس شفاعت کام نہ آئے گی، مگر اس شخص کی

جس کو خدا نے اذن اور اجازت دی ہے۔ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جائے گی تو کہیں گے کہ تمھارے رب نے کیا فرمایا؟ کہیں گے، سچ فرمایا، اور اس کا مرتبہ اعلیٰ ہے،(سبا:۲۳)۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۹۹۳: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتا جس طرح وہ میرے قرآن کے پڑھنے کو سنتا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (اس کی وضاحت میں کسی نے کہا حلاوت سے پڑھنے کو اور کسی نے کہا باآواز بلند پڑھنے کو)۔

حدیث ۶۹۹۴: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ اللہ فرمائے گا، اے آدم!، تو آدمؑ کہیں گے "لبّیک و سعدیک"۔ پھر صدا آئے گی کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ "اپنی اولاد میں سے ایک گروہ دوزخ میں بھیجنے کے لیے نکالو"۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۶۹۹۵: میں نے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہؓ پر کیا۔ آنحضرتؐ کو آپؐ کے پروردگار نے حکم دیا کہ ان کو جنت میں جانے کی خوشخبری دو۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۶۹۹۶: ارشادِ نبویؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیلؑ کو آواز دیتا ہے اور فرماتا ہے، "اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو"۔ چناں چہ جبرئیلؑ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب وہ حکم کا اعلان کرتے ہیں تو آسمان والے بھی اس محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور پھر زمین میں اس کے لیے قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۹۹۷: (آنحضرتؐ نے فرمایا کہ رات اور دن کے فرشتے تمھارے پاس آتے ہیں اور عصر اور فجر کی نمازوں میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ جن فرشتوں نے یہاں رات گزاری وہ اوپر چلے جاتے ہیں۔ اللہ ان سے سوال کرتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں نماز کی حالت میں چھوڑا، اور جب گئے تھے اس وقت بھی وہ نماز میں تھے): یہ مکرر حدیث ہے، دیکھیں حدیث ۵۲۶ اور حدیث ۶۹۴۳۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۹۹۸: ارشادِ رسولؐ ہے کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور خوشخبری دی کہ کوئی شخص اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ میں نے دریافت کیا کہ "اگرچہ اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو"؟ کہا، ہاں۔ راوی: ابوذرؓ۔

حدیث ۶۹۹۹: آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ جب تم بستر پر جاؤ تو یوں کہہ لیا کرو۔ اللهم أسلمت نفسي إليك ووجهت وجهي إليك وفوضت أمري إليك وألجأت ظهري إليك رغبة ورهبة إليك لا

ملجأ ولا منجا منك إلا إليك آمنت بكتابك الذي أنزلت وبنبيك الذي أرسلت۔ اور پھر اگر تم اس رات مر جاؤ گے تو فطرت یعنی دین اسلام پر مرو گے، اور اگر زندہ رہے تو اجر کو پہنچو گے۔ راوی: براء بن عازبؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۹۰۴)۔

حدیث ۷۰۰۰: حضورؐ نے جنگ احزاب کے دن دعا فرمائی کہ اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے، جلدی حساب لینے والے، کافروں کے جتھے کو ہزیمت دے اور ان کے پاؤں ڈگمگا دے۔ راوی: عبد اللہ بن ابی اوفیؓ۔

حدیث ۷۰۰۱: آیت وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا، یعنی، اور اپنی نماز کو نہ بالکل بلند آواز میں پڑھو اور نہ بالکل ہی پست آواز میں، بلکہ درمیانی آواز کو اختیار کرو، (الاسراء:۱۱۰) کا شان نزول): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۳۸۳، ۴۳۸۴۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۷۰۰۲: ارشادِ نبیؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "مجھے ابن آدم تکلیف دیتا ہے، حالاں کہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے۔ رات اور دن کو میں ہی گردش دیتا ہوں"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۷۰۰۳: ارشادِ نبویؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ میری وجہ سے وہ اپنی خواہش کو اور کھانے پینے کو چھوڑتا ہے"۔ روزہ ڈھال ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی جب وہ روزہ افطار کرتا ہے، اور ایک وہ خوشی جس وقت وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۷۶)۔

حدیث ۷۰۰۴: (ایوبؑ برہنہ غسل کر رہے تھے کہ ان کے اوپر بہت سی سونے کی ٹڈیاں گریں۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۱۶۲۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۷۰۰۵: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا بابرکت اور بلند پروردگار ہر رات کو آسمانِ دنیا پر اترتا ہے، جب کہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے۔ اور پھر وہ فرماتا ہے کہ "ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں قبول کروں؟ ہے کوئی جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو دوں؟ اور ہے کوئی جو مجھ سے مغفرت طلب کرے اور میں اس کو بخشوں"؟ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۷۰۰۶: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ ہم اس دنیا میں آخر میں آنے والوں میں ہیں اور قیامت میں سب سے آگے ہوں گے، (دیکھیں حدیث ۶۱۹۸، ۶۱۹۹)۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تم خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۷۰۰۷: جبرئیل علیہ السلام نے نبی مکرمؐ سے کہا کہ "یہ خدیجہؓ جو آپؐ کے پاس کھانا لے کر آئی ہیں، ان کو ان کے رب کی طرف سے سلام دیجیے، اور (جنت میں) موتی کے ایک محل کی خوشخبری دیجیے جس میں نہ شور وغل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۷۰۰۸: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ (جنت سے متعلق) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میں نے اپنے بندوں کے لیے ایسی چیز تیار کر رکھی ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ ہی کسی کان نے سنا، اور نہ ہی کسی شخص کے قلب پر گذرا"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۳۹، ۴۴۴۰)۔

حدیث۷۰۰۹: (آنحضرتؐ جب رات کو تہجد پڑھتے تو خصوصی دعا فرماتے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۰۵۳ اور حدیث ۶۹۵۳۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۷۰۱۰: واقعہ افک سے متعلق حضرت عائشہؓ کا فرمانا تھا کہ "خدا کی قسم! میں اپنے دل میں اپنی شان حقیر جانتی تھی۔ میرا گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میری برأت میں کوئی وحی نازل فرمائے گا جو قیامت تک پڑھی جائے گی۔ مجھے بس یہ امید تھی کہ نبی مکرمؐ اپنی نیند میں خواب دیکھیں گے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ میری برأت ظاہر فرمادے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں ۱۰ آیات (۱۱تا۲۰) نازل فرمائیں۔ راوی: زہریؒ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۱۱)۔

حدیث۷۰۱۱: رسول اللہؐ کا ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرلے اس کا گناہ نہ لکھو۔ اگر اس پر عمل کرے تو ایک گناہ لکھ لو۔ اور اگر میری وجہ سے چھوڑ دے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھو۔۔۔ اور جب نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو ایک نیکی لکھ لو۔ اور اگر اس پر عمل کرے تو دس سے سات سو گنا تک لکھ لو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۰۷۶)۔

حدیث۷۰۱۲: نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر کے فارغ ہوا تو رحم یعنی رشتہ کھڑا ہوا۔ اللہ نے کہا، ٹھہر!۔ اس نے عرض کیا، یہ قطع رحم سے پناہ مانگنے والے کا مقام ہے۔ اللہ نے کہا، کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ کو ملائے۔ اس نے عرض کیا، ہاں! اے میرے رب۔ اللہ نے کہا، تیرا مقام یہی ہے۔ [یہاں راوی نے یہ آیت پڑھی، فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ، (محمد:۲۲)]۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۹۱ تا ۴۴۹۳)۔

حدیث ۷۰۱۳: بارش ہوئی تو اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میرے بعض بندے میرے ساتھ کفر کرنے والے اور بعض مجھ پر ایمان لانے والے ہوں گے"۔ راوی: زید بن خالدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۹۸۰)۔

حدیث ۷۰۱۴: رسول مکرمؐ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "جب میرا بندہ مجھ سے ملنے کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہوں"۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۹۲۱)۔

حدیث ۷۰۱۵: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق کرتا ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۹۲۱)۔

حدیث ۷۰۱۶: (اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): حضورؐ کا فرمانا ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے وصیت کی کہ اس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا۔ لہٰذا جب وہ مر جائے تو اس کو جلا ڈالو، پھر نصف خاک سمندر میں اور نصف خشکی پر بکھیر ڈالو۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی تمام خاک کو جمع کیا گیا۔ اگرچہ کہ اللہ اسے شدید عذاب دینا چاہتا تھا لیکن اس سے پیشتر اللہ نے اس پوچھا کہ تُو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا، تیرے ڈر سے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۷۰۱۷: (اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): حضورؐ نے فرمایا کہ اگر اللہ کا بندہ کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے لیکن اعتراف کر لے اور کہے کہ اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کرتا ہے، اس لیے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا"۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۷۰۱۸: (بندہ گناہ گار ہو لیکن اس بندے کے دل میں اللہ کی پکڑ کا خوف موجود ہو تو پھر اللہ اسے بخش دیتا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں گذشتہ حدیث ۷۰۱۶۔ راوی: ابو سعیدؓ۔

حدیث ۷۰۱۹: نبی مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے پروردگار! جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے اسے تُو بخش دے۔ پھر میں عرض کروں گا کہ اے پروردگار! جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے اسے تُو جنت میں داخل کر دے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۷۰۲۰: (رسول معظمؐ کی شفاعت کے بارے میں یہ طویل حدیث انس بن مالکؓ نے بصرہ سے آنے والے وفد کے سامنے بیان کی۔ جس میں انھوں نے بتایا کہ، حضورؐ کے ارشاد کے مطابق، قیامت کے دن مومن سفارش کے

متلاشی ہوں گے۔ اس کے لیے لوگ یکے بعد دیگرے کئی انبیائے کرامؑ سے رجوع کریں گے۔ بالآخر عیسیٰؑ ان سب کو یہ کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں گے کہ اللہ نے انھیں پہلے ہی سے مکمل بخشش عطا کر رکھی ہے۔ پھر آنحضرتؐ کی شفاعت سے لوگ گروہ در گروہ بہشت میں داخل ہوتے جائیں گے۔ آخر میں دوزخ سے وہ شخص بھی نکال لیا جائے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور جس کے دل میں گیہوں کے دانے برابر بھی ایمان ہوا): یہ طویل اور مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۹۲۶۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۷۰۲۱: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا، دوزخ سے سب سے آخر میں نکالا جانے والا وہ آدمی ہو گا جو گھسٹ کر نکلے گا۔ پروردگار اس سے فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے تین بار فرمائے گا، "یہ جنت، دنیا کا دس گنا ہے"۔ راوی: عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۱۵۱)۔

حدیث ۷۰۲۲: آنحضورؐ کا ارشاد ہے کہ تمھارے اور خدا کے درمیان کوئی نہیں ہو گا۔ عنقریب تم میں سے ہر آدمی سے رب تعالیٰ گفتگو کرے گا اس حال میں کہ تمھارے اور پروردگار کے درمیان نہ کوئی ترجمان ہو گا اور نہ کوئی پردہ ہو گا۔ راوی: عدی بن حاتمؓ۔ (حدیث ۶۹۵۴)۔

حدیث ۷۰۲۳: ایک یہودی نے آنحضرت کے سامنے کہا کہ اللہ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمین کو ایک انگلی پر اٹھائے گا اور فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ یہ سنا تو آپؐ نے سورۃ الانعام کی آیت پڑھی، وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ): یہ مکرر حدیث ہے دیکھیں حدیث ۶۹۲۸ تا ۶۹۳۰۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۷۰۲۴: ارشادِ نبویؐ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنے پروردگار سے بہت قریب ہو گا، یہاں تک کہ ایک پردہ ڈال دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا کہ تُو نے فلاں فلاں کام کیے تھے؟ وہ عرض کرے گا، جی ہاں۔ یوں وہ اس سے اقرار کرا لے گا۔ اور پھر فرمائے گا، میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی، آج میں ان سب کو بخش دیتا ہوں۔ راوی: صفوان بن محرزؒ۔

حدیث ۷۰۲۵: (آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ موسیٰؑ نے آدمؑ سے مباحثہ کیا۔ اس مباحثے میں آدمؑ کو فوقیت رہی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۱۷۹۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۷۰۲۶: رسالت مآبؐ کا ارشاد ہے کہ مومن لوگ قیامت کے دن جمع ہوں گے۔ اور ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کاش ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کراتے تا کہ ہماری نجات کا باعث ہوتی۔ چناں چہ یہ لوگ آدمؑ کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں۔ اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے۔ اور فرشتوں کو سجدہ

Siddiqui Publications

کرایا ہے۔ اور آپ کو تمام چیزوں کے نام بتائے۔ لہٰذا آپ ہمارے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجیے۔ آدمؑ جواب میں کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ اور پھر وہ اپنی خطا بیان کریں گے، جس کے مرتکب ہوئے تھے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۷۰۷: (یہ طویل حدیث ہے اور شبِ معراج کی تفصیلی روئیداد بیان کرتی ہے۔ اس کے اہم نکات یہ ہیں):

- نبی معظمؐ کو مسجد کعبہ سے معراج ہوئی۔ حضورؐ مسجد میں سو رہے تھے کہ تین فرشتے آپؐ کے قریب پہنچے۔ ایک دوسرے سے کچھ گفتگو کی اور واپس چلے گئے۔ پھر وہ دوسری رات کو آئے، اس حالت میں کہ رسول کریمؐ کی آنکھیں بند تھیں لیکن قلب جاگ رہا تھا۔ اس بار جبرئیلؑ نے تمام انتظام و اہتمام اپنے ہاتھ میں لیا۔ پہلے حضورؐ کا سینہ چاک کر کے اسے آبِ زم زم سے دھویا۔ پھر ایک طشت، حکمت و ایمان سے بھرا، سینے میں ڈال کر اسے بند کر دیا۔ اس کے بعد وہ آنحضرتؐ کا ہاتھ پکڑ کر آسمان پر لے گئے۔
- اوپر چڑھے تو پہلے آدمؑ سے ملاقات ہوئی۔ پھر ادریسؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ بھی ملے۔ اس کے بعد جبرئیلؑ آنحضرتؐ کو ایسی بلندی پر لے گئے کہ آپؐ سدرۃ المنتہٰی پہنچے، جہاں آپؐ نے فرشتوں کے قلموں کی آواز سنی۔ اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کی امت پر پچاس نمازیں فرض کیے جانے کا حکم ملا۔ یہاں سے حضورؐ کی واپسی ہوئی۔ راستے میں موسیٰؑ نے آپؐ سے دریافت کیا کہ کیا حکم ملا؟ فرمایا، پچاس نمازوں کا حکم ہوا ہے۔ انھوں نے کہا میں جانتا ہوں آپؐ کی امت اتنی زیادہ عبادت کی طاقت نہیں رکھتی، چناں چہ مشورہ دیتا ہوں کہ واپس لوٹ جائیں اور اللہ تعالیٰ سے اس میں کمی کی گزارش کریں۔
- چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے نمازوں میں کمی فرما دی اس احسان کے ساتھ کہ یہ اب پانچ ہیں لیکن در حقیقت باعتبارِ ثواب پچاس ہی ہیں۔ واپسی پر پھر موسیٰؑ ملے۔ انھوں نے مزید کمی کروانے کے لیے کہا۔ لیکن نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ اپنے پروردگار سے بار بار کہنے میں مجھے شرم آتی ہے۔
- رسول معظمؐ جب اس کیفیت سے نکل کر بیدار ہوئے تو آپؐ مسجد الحرام میں تھے۔

راوی: ابن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۴۰ اور حدیث ۳۳۲۹)۔

حدیث۷۰۲۸: آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت والوں کو پکارے گا۔ اور جنت والے جواب دیں گے کہ اے پروردگار! ہم حاضر ہیں، بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ فرمائے گا، کیا تم لوگ خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ اے رب! ہم کیوں نہ خوش ہوں جب کہ تو نے ہم کو وہ چیز عطا کی ہے جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دی۔ پھر اللہ فرمائے گا، کیا تم کو اس سے بہتر کوئی چیز نہ دوں؟ وہ عرض کریں گے کہ کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہوگی! اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں تم پر اپنی رضامندی نازل کروں گا، اور اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث۷۰۲۹: نبی کریمؐ ایک دن گفتگو فرما رہے تھے۔ اُس وقت آپؐ کے پاس ایک دیہاتی بھی بیٹھا تھا۔ فرمایا، جنتیوں میں سے ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ کاشتکاری کروں۔ اجازت ملتے ہی وہ جلدی کرے گا۔ اور پلک جھپکنے سے پہلے اس کا اُگنا، بڑھنا اور کٹنا سب ہو جائے گا اور غلے کے انبار لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ، اے ابن آدمؑ! تُو اس کو لے لے، کوئی چیز تیرا پیٹ نہیں بھر سکتی۔ یہ سن کر اس اعرابی نے آنحضرتؐ سے عرض کہا کہ یہ قریشی یا انصاری میں سے کوئی ہوگا کیوں کہ یہی لوگ کاشتکاری کرتے ہیں۔ ہم تو کاشتکاری نہیں کرتے۔ یہ بات سن کر آنحضورؐ ہنس دیے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۹۵)۔

حدیث۷۰۳۰: (آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کا شریک بنانا، اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دینا کہ وہ ساتھ کھائے گی، اور پڑوسی کے ساتھ زنا کرنا، سب سے بڑے گناہ ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۳۷۹۔ راوی: عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۴۲۰)۔

حدیث۷۰۳۱: (قرآن کی سورۃ فصلت، آیت ۲۲ کا شانِ نزول): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۷۷۴۴ تا ۷۷۴۴۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث۷۰۳۲، ۷۰۳۳: ابن عباسؓ کا کہنا ہے کہ تم لوگ اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے متعلق پوچھتے ہو۔ جب کہ تمھارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے، جو اللہ کی تمام کتابوں سے نئی ہے۔ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں کو بدل دیا ہے۔ وہ تو تم سے تمھاری کتاب کے متعلق نہیں پوچھتے، جس میں کوئی آمیزش نہیں۔ راویان: عکرمہؓ، عبیداللہ بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۸۸۱)۔

حدیث۷۰۳۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے نزول کے وقت سخت بار ہوتا تھا۔ اور آپؐ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ۔ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ۔ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ۔ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ(القیامۃ:۱۶ تا۱۹)۔ یہاں جَمْعَ سے مراد سینہ میں محفوظ کرنا، کان لگا کر خاموشی سے سننا ہے۔ تاکہ پھر اس کو پڑھیں۔ چناں چہ جب جبرئیلؑ چلے جاتے تو آنحضرتؐ اس کو پڑھتے جس طرح جبرئیل نے انھیں بتایا تھا۔ راوی: ابن عباسؓ۔(دیکھیں حدیث ۴)۔

حدیث۷۰۳۵، ۷۰۳۶: نبی مکرمؐ، مکہ میں پہلے چھپ چھپ کر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ بعد میں صحابہؓ کو بلند آواز سے نماز پڑھانے لگے۔ مشرکین اس کو سنتے تو قرآن اور اس کے اتارنے والے کو برا بھلا کہتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا، یعنی اور اپنی نمازوں میں قراءت بلند آواز سے نہ کریں اور نہ ہی بالکل آہستہ سے، بلکہ درمیانی راستہ اختیار کریں،(الاسراء:۱۱۰)۔ راوی: ابن عباسؓ۔(دیکھیں حدیث ۴۳۸۳، ۴۳۸۴)۔[نوٹ: حدیث ۴۳۸۴ میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ آیت دعا سے متعلق ہے کہ دعا کو درمیانی آواز میں ہونا چاہیے۔ یہاں حدیث ۷۰۳۶ میں بھی یہی روایت بیان کی گئی ہے۔ مؤلف]۔

حدیث۷۰۳۷: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جو شخص قرآن کو خوش آوازی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔(یہ بھی بہت بیان کیا گیا ہے کہ) اور اس کو زور سے نہیں پڑھتا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۷۰۳۸، ۷۰۳۹: حضورؐ کا ارشاد ہے کہ حسد یا رشک دو لوگوں پر کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جو قرآن کی دن رات تلاوت کرتا ہو، تو دوسرا کہے کہ کاش میں بھی ایسا کرتا۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اسے اس کے حق میں خرچ کرتا ہو، تو دوسرا کہے کہ کاش میں بھی ایسا کر سکتا۔ راویان: ابوہریرہؓ اور سالمؒ۔(دیکھیں حدیث ۴۶۸۱، ۴۶۸۲)۔

حدیث۷۰۴۰: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جو راہِ خدا میں قتل کیا گیا وہ جنت میں جائے گا۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

حدیث۷۰۴۱: جو شخص تم سے یہ بیان کرے کہ رسول معظمؐ نے وحی سے کچھ چھپالیا ہے تو اس کو سچا نہ سمجھنا۔ اس لیے کہ اللہ فرماتا ہے، يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ، یعنی اے رسول! آپ پہنچا دیجیے جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے اور آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اس کا پیغام نہ پہنچایا،(المائدہ:۶۷)۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۷۰۴۲: (آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کا شریک بنانا، اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دینا کہ وہ ساتھ کھائے گی، اور پڑوسی کے ساتھ زنا کرنا، سب سے بڑے گناہ ہیں اور اس کی تصدیق میں سورۃ الفرقان کی آیت ۶۸ نازل ہوئی): **یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۴۲۱**۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۷۰۴۳: (ارشادِ رسولؐ ہے کہ مسلمانوں کو دوسری امتوں کے مقابلے میں زیادہ عطا کیا گیا ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ "یہ میرا فضل ہے، جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں"): **یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۲۸، ۵۲۹**۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۷۰۴۴: آنحضرتؐ سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ حضورؐ نے فرمایا، اپنے وقت پر نماز پڑھنا، والدین کے ساتھ نیکی کرنا، اور خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ راوی: ابن مسعودؓ۔

حدیث ۷۰۴۵: ایک بار آنحضرتؐ نے مالِ غنیمت تقسیم کیا تو چند ایسے بھی تھے جنھیں کچھ نہ مل سکا۔ آپؐ کو خبر ملی کہ حصے سے محروم لوگ ناراض ہیں۔ نبی مکرمؐ نے فرمایا "جسے میں نہیں دیتا وہ بخدا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہیں، میں انھیں اللہ تعالیٰ کی غنا کے حوالے کر دیتا ہوں"۔ میں بھی حصے سے محروم لوگوں میں سے تھا مگر اب اللہ کے رسول کے اس ارشاد کے عوض مجھے سرخ اونٹ بھی محبوب نہیں۔ راوی: عمرو بن تغلبؓ (دیکھیں حدیث ۸۷۵)۔

حدیث ۷۰۴۶، ۷۰۴۷: رسول اللہؐ کا فرمانا ہے کہ "اللہ نے فرمایا کہ جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک گز قریب ہوتا ہوں۔ اور جب مجھ سے ایک گز قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باع (دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ برابر) قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں"۔ راویان: انسؓ اور ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۹۲۱)۔

حدیث ۷۰۴۸: ارشادِ نبیؐ ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر عمل کے لیے ایک کفارہ ہوتا ہے۔ اور روزہ میرے لیے کفارہ ہے، اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ روزے دار کے منہ کی بُو، مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۷۶ اور حدیث ۷۰۰۳)۔

حدیث ۷۰۴۹: حضورؐ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) یونس بن متیؑ سے افضل ہوں۔ اور یونسؑ کو ان کے والد کی طرف منسوب کیا"۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۱۶۵، ۳۱۶۶)۔

Siddiqui Publications

حدیث۷۰۵۰: میں نے رسول مکرمؐ کو فتح مکہ میں اپنی اونٹنی پر سوار دیکھا۔ وہ سورۃ الفتح کی آیات پڑھ رہے تھے، اور یہ آیتیں آپؐ نے دوبارہ اور سہ بارہ پڑھیں۔ راوی: عبداللہ بن مغفل مزنیؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۹۶۹)۔

حدیث۷۰۵۱: (حضورؐ کا فرمانا ہے کہ اہل کتاب کی نہ تو تصدیق کرو نہ تکذیب، بلکہ کہو کہ ہم قرآن پر ایمان لائے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۱۵۰ اور حدیث ۶۸۸۰:۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۷۰۵۲: (یہودی عورت و مرد جب زنا کے مرتکب ہوئے تو آنحضرتؐ نے تورات کے مطابق ہی انھیں رجم کی سزا کا حکم فرمایا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۴۶، ۴۲۱۸ اور حدیث ۶۳۸۶۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۷۰۵۳: میں نے نبی معظمؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کسی چیز کو کان لگا کر نہیں سنتا ہے جتنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کو خوش الحانی سے اور بآوازِ بلند پڑھنے کو سنتا ہے"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۹۹۳)۔

حدیث۷۰۵۴: (واقعہ افک سے متعلق حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرا گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میری برأت میں کوئی وحی نازل فرمائے گا جو قیامت تک پڑھی جائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں ۱۰ آیات نازل فرمائیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۴۱۱ اور حدیث ۷۰۱۰۔ راوی: ابن شہابؒ۔

حدیث۷۰۵۵: میں نے آنحضرتؐ کو عشاء میں سورت وَالتِّینِ وَالزَّیْتُونِ پڑھتے ہوئے سنا۔ میں نے کسی کو آپؐ سے زیادہ خوش آواز اور بہتر قراءت کرنے والا نہیں سنا۔ راوی: براءؓ۔

حدیث۷۰۵۶: نبی مکرمؐ، مکہ میں چھپ چھپ کر لوگوں کو نماز بلند آواز سے نماز پڑھانے لگے۔ مشرکین اس کو سنتے تو قرآن اور اس کے اتارنے والے کو برا بھلا کہتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ اپنی نمازوں میں قراءت بلند آواز سے نہ کریں اور نہ ہی بالکل آہستہ سے، بلکہ درمیانی راستہ اختیار کریں۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۳۸۳، ۴۳۸۴ اور حدیث ۷۰۳۵، ۷۰۳۶)۔

حدیث۷۰۵۷: ابی صعصعہؓ! میں دیکھتا ہوں کہ بکریاں اور جنگل تمھیں بہت پسند ہیں۔ جب تم بکریوں یا جنگل میں ہو تو بلند آواز سے اذان دو۔ کیوں کہ اذان کی آواز جہاں تک پہنچے گی جن وانس اور جو چیز بھی اسے سنے گی تو وہ قیامت کے دن گواہی دے گی۔ میں نے یہ بات رسول اکرمؐ سے سنی ہے۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۷۰۵۸: آنحضرتؐ قرآن کی تلاوت فرماتے۔ اُس وقت آپؐ کا سر میری گود میں ہوتا اور میں حائضہ ہوتی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۹۱)۔

حدیث۷۰۵۹: (اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا ہے۔ لہٰذا جو تم سے آسانی سے ہو سکے، پڑھو۔ راوی: حضرت عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۶۵۱)۔

حدیث۷۰۶۰: میں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ عمل کرنے والے کس کے لیے عمل کرتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا، "ہر شخص کے لیے وہی آسان ہوتا ہے جس کے لیے پیدا کیا ہے"۔ راوی: عمرانؓ۔

حدیث۷۰۶۱: آنحضرتؐ ایک جنازے میں شریک تھے۔ آپؐ نے ایک لکڑی لی اور اسے کریدنے لگے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا، تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں نہ لکھ دیا گیا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا، تو پھر کیوں نہ ہم اسی پر بھروسہ کر لیں؟ فرمایا، "ہر شخص کو آسانی دی جاتی ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے"۔ اور پھر قرآن کی یہ آیت پڑھی، فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ، [یعنی پس جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی، (اللیل:۵)]۔ راوی: حضرت علیؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۷۷ اور حدیث ۴۶۰۶ تا ۴۶۱۱)۔

حدیث۷۰۶۲: ارشادِ نبویؐ ہے کہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک تحریر لکھ دی ہے کہ "میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۹۲۰)۔

حدیث۷۰۶۳: (ابوموسیٰؓ نے بتایا کہ ایک موقع پر آنحضرتؐ نے قسم کھا کر ہمیں سواری دینے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن پھر کچھ عرصے بعد مال غنیمت آیا تو اس کی تقسیم ہونے لگی۔ رسول اکرمؐ نے ہمیں پانچ اونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ آپؐ نے تو ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی۔ تو فرمایا، "ہاں اگر میں قسم کھالوں مگر اس کے خلاف مجھے کوئی بھلائی نظر آئے تو میں اس بھلائی کو اختیار کر لیتا ہوں، اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں"): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۰۵۹، اور ۵۱۴۶۔ راوی: زہدمؓ۔

حدیث۷۰۶۴: (قبیلہ ابوالقیس کے وفد کو نبی کریمؐ نے ۴ باتوں کے کرنے کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع فرمایا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۱۵۔ راوی: ابوحمزہ ضبعیؓ۔

حدیث۷۰۶۵، ۷۰۶۶: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ تصویر کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو۔ راویان: حضرت عائشہؓ، ابن عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۷۰۶۷: نبی اکرمؐ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو میری طرح پیدا کرنا چاہے۔ اگر ایسا ہے تو وہ ایک چنا یا ایک جَو ہی پیدا کر کے دکھائے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث۷۰۶۸: ارشادِ نبیؐ ہے کہ مومن جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال، چکوترے کی طرح ہے کہ اس کا مزہ اچھا ہے اور اس کی بُو بھی خوشگوار ہے۔ اور مومن جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال، کھجور کی طرح ہے کہ اس کو مزہ تو اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں۔ اور بد عمل مومن جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال، ریحان کی طرح ہے کہ اس میں خوشبو تو ہے لیکن مزہ تلخ ہے۔ اور وہ بد عمل جو قرآن نہیں پڑھتا، اندرائن کے پھل کی طرح ہے کہ جس کا مزہ بھی تلخ اور خوشبو بھی نہیں۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۶۷۶)۔

حدیث۷۰۶۹: جب نجومیوں سے متعلق آنحضورؐ سے دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا۔ اصل میں بات خدا کی طرف سے ہوتی ہے، جس کو شیطان سن کر یاد رکھتا ہے۔ اور پھر یہ ان باتوں کو اپنے دوستوں تک پہنچاتا ہے، جو اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۹۸۹)۔

حدیث۷۰۷۰: ارشادِ نبویؐ ہے کہ مشرق کی طرف سے کچھ لوگ نکلیں گے اور قرآن پڑھیں گے جو ان کی ہنسلیوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے۔ پوچھا گیا کہ ان لوگوں کی نشانی کیا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا، سر منڈانا۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۳۶۴)۔

حدیث۷۰۷۱: رسول معظمؐ کا فرمانا ہے کہ دو کلمے ایسے ہیں جو خدا کو بہت محبوب ہیں۔ یہ زبان پر نہایت ہلکے ہیں مگر وزن میں بہت بھاری ہیں۔ وہ کلمات ہیں، سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۹۹۳ اور حدیث ۶۲۵۰)۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ

وَالْحَمْدُ لِلَّــهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ